"عیسائیوں اور مسلمانوں کے درمیان مکالمے کے لیے سنہری موقع"

خلیجی جنگ کے نتائج سامنے آرہے ہیں اور موجودہ صورتِ حال کو عیسائیوں اور مسلمانوں کے درمیان مکالمے کے لیے ایک سنہری موقع خیال کیاجارہا ہے۔ ورلڈ کونسل آف چرچز میں زندہ مذاہب کے ساتھ مکالمے کی ذیلی یونٹ کی رابطہ کار ڈائنا اَیک نے جو ہارورڈ یونیورسٹی میں تقابل ادیان اور انڈین سٹڈیز کی پروفیسر ہیں، کہا ہے کہ مسلمان خلیجی جنگ کو مسلم۔ عیسائی تنازعہ سے کہیں زیادہ اسے اسلام اور مغرب کے درمیان تصادم خیال کرتے ہیں۔ امریکہ میں قائم شدہ "ریلیجس نیوز سروس" کو گذشتہ ماہ انٹرویو دیتے ہوئے انہوں نے کہاکہ عیسائیوں اور مسلمانوں کے ذہنوں میں ایک دوسرے کے بارے میں روایتی منفی امیج چلا آرہا ہے۔ مسلمان عیسائیوں کو صلیبی جنگوں کے حوالے سے اور عیسائی مسلمانوں کو "جہاد" کی نظر سے دیکھتے ہیں۔

انہوں نے یہ بات واضح کی کہ تمام مذاہب میں بڑھتی ہوئی بنیاد پرستی سے پتہ چلتا ہے کہ مذاہب کے درمیان حقیقی اختلافات اتنے زیادہ نہیں ہیں جتنے کہ تمام مذاہب کے ماننے والوں کے اپنے درمیان پائے جاتے ہیں۔ ان کے خیال میں ایک طرف ایسے لوگ ہیں جو اپنے عقیدے پر بلاچوں وچرا ایمان لاتے ہیں اور اس کے ارد گرد حصار کھڑے کر لیتے ہیں۔ تاہم اس کی دوسری انتہا پر کچھ ایسے لوگ ہیں جو فاصلے کم کرتے ہیں۔ وہ اپنے عقیدے کے ساتھ پورے طور پر وفادار ہیں مگر انہیں دوسروں کے عقائد سے بھی اتنی ہی دلچسپی اور وابستگی ہے۔

ڈائنا ایک نے "ریلیجس نیوز سروس" سے باتیں کرتے ہوئے مزید کہاکہ "ہمیں یہ سمجھنے کی غلطی نہیں کرنی چاہیے کہ دیگر مذاہب شکل وصورت میں ہر جگہ ایک جیسے ہیں اور ان میں کوئی تنوع نہیں۔ ہمیں مسلمانوں کو سمجھنے کے لیے باریک سے باریک فرق کو بھی پیش نظر رکھنا چاہیے۔"

انہوں نے دوسرے مذاہب کے ساتھ مکالمے پر زور دیتے ہوئے کہاکہ "عیسائیوں کے لیے اس کا ساتھ دینے کے سوا کوئی چارہ کار نہیں۔ ہمیں مسلمانوں، بُدھوں اور ہندوؤں کے ساتھ مل کر کام کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔" (رپورٹ: اکومینیکل پریس سروس)